Regd No. L.5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱ر

یوم شنبہ

۶ صفر ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ — ۲۴ تبوک ۱۳۳۴ ہش — ۲۴ ستمبر ۱۹۵۵ء — نمبر ۲۲۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ ستمبر۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت کل جیسی ہی ہے۔ یعنے اعصابی بے چینی میں کسی قدر اضافہ ہے۔ اور بلڈ پریشر بھی کچھ زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا بلڈ پریشر کل پھر بہت بڑھ گیا۔ نیز کمزوری اور گھبراہٹ اور رعشہ کی بھی شکایت ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپکو شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین

سیلاب زدگان کے لئے پرتگال کا عطیہ لزبن ۲۳ ستمبر۔ پرتگالی حکومت کی طرف سے پاکستان کے سیلاب زدگان کی مدد کے لئے دوائیوں کا ایک جہاز بھیجا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اتوار کو ایک اور جہاز دوائیاں لے کر کراچی روانہ ہوا ہے

سفر یورپ کے تاثرات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایمان افروز لیکچر

مغربی ملکوں میں غیر مسلموں تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پہنچانے اور انہیں اسلام کی طرف دعوت دینے کی تلقین

حضور ایدہ اللہ کی تمام مسلمان فرقوں سے پُرزور اپیل

ربوہ ۲۳ ستمبر۔ محترم میاں غلام محمد صاحب اختر کراچی سے ۲۱ ستمبر کو بوقت ۹ بجے شب تار دیتے ہیں کہ:۔

"جماعت کراچی کی طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو بیچ لگژری ہوٹل Beach Luxury Hotel میں آج سہ پہر کو ایک دعوت دی گئی۔ جس میں کثیر التعداد اصحاب شریک ہوئے۔ احباب کی درخواست پر حضور نے مہمانوں سے خطاب فرمایا۔ جو قریباً ایک گھنٹہ تک نہائت درجہ خاموشی اور توجہ کے ساتھ سنا گیا۔ اپنے سفر یورپ کے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے تمام مسلمان فرقوں سے پُرزور اپیل کی۔ کہ وہ مغربی ممالک میں غیر مسلموں کو تبلیغ کی تنظیم اور توسیع کے ذریعہ اسلام کی طرف کھینچنے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پہونچانے کی طرف توجہ دیں۔ چوہدری عبداللہ خان صاحب۔ میجر شمیم احمد صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب چوہدری احمد جان صاحب اور دوسرے احباب نے اس دعوت کے انتظامات کو کامیاب بنانے میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیا۔ دعوت خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔ اور تمام مہمان گہرے طور پر متاثر ہوئے"!

پیرون کو پیراگوئے میں پناہ لینے کی اجازت دیدی گئی

بونز ایریز ۲۳ ستمبر۔ باغی فوجوں کی نئی حکومت نے ارجنٹائن کے سابق صدر پیرون کو پیراگوئے میں سیاسی پناہ دینے پر اظہار رضامندی کر دیا ہے۔ اور اب انہیں بحفاظت پیراگوئے پہنچانے کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے — باغی فوجوں کے سربراہ میجر جنرل لونارڈی آج نئی حکومت کے صدر کی حیثیت سے حلف وفاداری اٹھانے کے لئے بونز ایریز پہونچ رہے ہیں۔ ملک میں عام تعطیل کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

دارالحکومت میں حفاظتی انتظامات کے انچارج جنرل اراگو نے تحت حفاظتی اقدامات کئے ہیں۔ ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں شہر کے مختلف حصوں میں متعین کر دی گئی ہیں میجر جنرل لونارڈی کی آمد کے سلسلہ میں بونز ایریز کو سجایا جا رہا ہے۔

پہلے ملکی نشرگاہ سے اعلان کیا گیا تھا کہ میجر جنرل لونارڈی جمعرات کو حلف وفاداری اٹھائیں گے۔ لیکن بعد ازاں اعلان کیا گیا۔ کہ حلف وفاداری جمعہ کو اٹھایا جائے گا۔ التوا کی کوئی وجہ بیان نہیں کی گئی:

لبنان کی نئی حکومت کی پالیسی

بیروت ۲۳ ستمبر لبنان کی نئی حکومت نے جس کی قیادت وزیر اعظم رشید کریم کر رہے ہیں اپنی اس پالیسی کا پھر اعادہ کیا ہے۔ کہ وہ مصر اور دوسرے عرب ملکوں کے ساتھ اقتصادی اور سیاسی تعاون جاری رکھے گی:

مصر میں مذہبی عدالتیں ختم

قاہرہ ۲۳ ستمبر۔ حکومت مصر نے ایک حکم کے ذریعہ ملک میں تمام مذہبی عدالتیں ختم کر دی ہیں۔ آئندہ طلاق اور دوسرے مذہبی مقدمات کی سماعت دیوانی عدالتیں کریں گی:

طیارہ گرنے سے ۱۵ اشخاص ہلاک

تریپولی ۲۳ ستمبر۔ گزشتہ بدھ کی رات کو یہاں سے ۳۰ میل دور بی۔ او۔ اے سی کا ایک طیارہ گر کر تباہ ہو گیا۔ حادثے میں عملہ کے دو افراد اور ۱۳ مسافر ہلاک ہو گئے:

ریڈ کراس ہفتہ لاہور ۲۲ ستمبر۔ ریڈ کراس کا ہفتہ امسال ۲۳ اکتوبر سے ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء تک منایا جائے گا:

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۵۵ء

نرسوں کی ہڑتال

کئی دنوں سے میو ہسپتال لاہور کی قریباً ڈیڑھ سو نرسوں نے ہڑتال کر رکھی تھی۔ ہڑتال کی وجہ نرسوں کے کہنے کے مطابق یہ تھی۔ کہ ایک نرس کے ساتھ ایک ڈاکٹر نے بات چیت میں اچھا سلوک نہیں کیا۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے۔ کہ بے عزتی اس کی ہوئی ہے۔ اور نرس کو اس سے معافی مانگنی چاہیئے۔ نرسوں کا مطالبہ تھا۔ کہ ڈاکٹر کو موقوف کر دیا جائے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہسپتال کے مریضوں کی نگرانی میں سخت رخنہ اندازی ہو گئی۔ میڈیکل طلبار جو اس کڑے وقت میں کام چلانے کے لیے آگے آئے تھے۔ مشق نہ ہونے کی وجہ سے اور پھر زیادہ کام کی وجہ سے تھک چکے ہیں۔ نرسوں نے "انضباطی کارروائی" کی دھمکی کو بھی نظر انداز کر دیا تھا۔ اور کام خراب ہوتا چلا جا رہا تھا۔

اگرچہ ہمارے نزدیک ہڑتال سرے سے ہی ایک ناجائز فعل ہے۔ لیکن موجودہ صورت میں تو یہ بات نہایت ہی قابل اعتراض ہے۔ نرسوں اور ارباب حل و عقد کو چاہیئے تھا۔ کہ اس کا تصفیہ نہایت روادارانہ طریق سے کر لیتے۔

ڈاکٹروں اور نرسوں کا دامن چولی کا ساتھ ہے۔ ان میں کبھی کبھی اختلاف پیدا ہو جانا لازمی امر ہے۔ ڈاکٹروں کو جو اعلیٰ پوزیشن میں ہوتے ہیں۔ چاہیئے کہ نرسوں کے ساتھ ہمیشہ ہمدردانہ اور لطف و کرم کے ساتھ پیش آنے کی عادت ڈالیں۔ اور محض اپنی پوزیشن کی وجہ سے ڈانٹ ڈپٹ کا طریق اختیار نہ کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ عموماً ڈاکٹر ایسے ہی اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوں گے۔ لیکن اگر سوء اتفاق سے کسی ڈاکٹر سے یا نرس سے کوئی غلطی ہو جائے۔ اور وہ تلخی کی صورت اختیار کرنے لگے۔ تو ارباب اختیار کو چاہیئے کہ اس کے متعلق فوری اقدام کر کے تنازعہ کو رفع دفع کرنے کی کوشش کریں۔

چونکہ ہڑتال نرسوں کی طرف سے ہوئی تھی۔ جو لوگ حقیقت سے ناواقف ہیں۔ وہ یہ اندازہ لگانے پر مائل ہیں۔ کہ زیادتی ڈاکٹر کی طرف سے ہی ہو گی۔ اگرچہ یہ قیاس غلط ہو سکتا ہے۔ ارباب اختیار کے لئے صحیح بات معلوم کرنا کوئی بڑی مشکل نہیں۔ اور اس کی بناء پر سمجھوتہ کرا دینا بھی اتنا مشکل نہیں ہونا چاہیئے تھا

ہماری دانست میں چونکہ نرسوں کی ہڑتال سے مریضوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اول تو انہیں ہڑتال جیسا خطرناک ہتھیار شروع ہی سے استعمال نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اور اگر ان کی شکایت جائز بھی تھی۔ تو باقاعدہ شکایت پیش کر کے فیصلہ کرا لینا چاہیئے تھا۔ اور جو فیصلہ ہوتا۔ خواہ ان کے نقطہ نظر سے غلط ہی کیوں نہ ہوتا۔ اس کی پابندی کرنی چاہیئے تھی۔ اچھی اور ترقی یافتہ قوموں کے افراد ایسا ہی کرتے ہیں۔ دوسرے اب انہوں نے یہ خطرناک اقدام کر دیا تھا۔ تو ان کے لئے لازم تھا۔ کہ اپنے افسروں کے حکم کی تعمیل کرتیں اور اپنا کیس پوری طرح ان کے سامنے پیش کر کے فیصلہ حاصل کرتیں اور فیصلہ کی پابندی کرتیں۔ کیونکہ جو کچھ نقصان اب تک ہوا ہے۔ یہ بھی بہت زیادہ اور بلا وجہ ہے۔ یہ امر باعث اطمینان ہے کہ ہڑتال ختم ہو گئی ہے۔

ممانعت ذبیحہ گاؤ کا بل

۱۷ ستمبر کو یو۔پی (بھارت) اسمبلی میں ذبیحہ گاؤ کی ممانعت کے بل پر کانگرسی ممبر مولانا شاہد فاخری الہ آبادی نے اپنی تقریر میں کہا ہے، کہ

مجھے سمجھ نہیں آتی۔ کہ ایک خالص مذہبی مسئلہ کو معاشی رنگ دینے کی ناکام کوشش کیوں کی جا رہی ہے۔ .... اگر بل کے اغراض و مقاصد میں معاشی سوال کھڑا کرنے کی بجائے صاف صاف یہ کہہ دیا جاتا۔ کہ چونکہ قوم کی اکثریت گائے کو مذہبی طور پر مقدس سمجھتی ہے۔ اس لئے اس کا ذبیحہ بند کیا جاتا ہے۔ تو کسی کو اس سے اختلاف نہ ہوتا۔ مگر سیکولر نظام کے پردے میں ہر بات کی جا رہی ہے۔"

مولانا شاہد فاخری کی یہ بات واقعی قابل غور ہے۔ آج کل بہت سے ملکوں میں جو جمہوریت کے دعویدار ہیں۔ اور سیکولر کہلانا چاہتے ہیں۔ بہت سے کام ان لوگوں کی مرضی کے مطابق کر ڈالے جاتے ہیں۔ جن کی اسمبلی میں اکثریت ہوتی ہے۔ مگر اس انداز سے کئے جاتے ہیں۔ کہ بظاہر ایسے لوگوں پر اس کی زد نہیں پڑتی۔ مگر فائدہ انہی کا ہوتا ہے۔ خواہ یہ باتیں کتنی ہی جمہوریت اور سیکولرزم کے منافی کیوں نہ ہوں۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اکثر ایسے ملکوں میں مجبوراً ایسا کرنا پڑتا ہے۔ خاصکر جہاں اکثریت کے جذبات کا تعلق ہوتا ہے۔ بعض قانون یقیناً غیر جمہوری ہوتے ہیں۔ جمہوریت اور سیکولرزم کا مطلب تو یہ ہے۔ کہ ہر انسان اپنے ذاتی اعمال میں آزاد ہے۔ جب تک اس کے اعمال سے دوسروں کے حقوق پر زد نہ پڑتی ہو۔ اور یا فتنہ و فساد نہ پیدا ہوتا ہو۔

اس لحاظ سے اگر بھارت کی حکومت صحیح معنوں میں جمہوری اور سیکولر ہو۔ تو اس کے ایک صوبہ کو یہ اختیار نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ذبیحہ گاؤ پر پابندی لگائے۔ کیونکہ اس سے ایک اچھے خاصے گروہ کی آزادی پر چوٹ پڑتی ہے۔ البتہ وہ ایسی پابندیاں لگا سکتی ہے۔ جن سے ذبیحہ گاؤ کی وجہ سے ذبیحہ گاؤ کو جائز سمجھنے والے اپنے اس حق کے استعمال میں کوئی ایسی حرکت نہ کر سکیں۔ جو دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے والی ہو۔ یا فتنہ و فساد کرنے والی ہو۔

یہ درست ہے کہ بھارت میں ایک بہت بڑی اکثریت کے جذبات گائے کے متعلق بہت بڑی حد تک نازک ہیں۔ اور اکثریت نہیں پسند کرتی۔ کہ پوشیدہ طور پر بھی گائے کو ذبح کیا جائے۔ اس لحاظ سے ہم مولانا شاہد فاخری سے اس حد تک متفق ہیں کہ کم سے کم اس وقت تک جب تک ہندوؤں کے جذبات اس جانور کے متعلق ایسے نازک ہیں۔ کھلم کھلا طور پر اور اسی بناء پر ذبیحہ گاؤ کی ممانعت ہونی چاہیئے۔ لیکن جیسا کہ فاخر صاحب نے فرمایا ہے۔ ایک جمہوریت اور سیکولرزم کا دعویٰ کرنے والی حکومت کو یہ ٹیڑھا طریق اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ ذبیحہ گاؤ معاشی وجوہات کی بناء پر ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔

اس سے نہ صرف یہ کہ جمہوریت اور سیکولرزم کی توہین ہے بلکہ یہ امر نہایت ہی مضحکہ خیز بن کر رہ جاتا ہے۔ اور جیسا کہ مولانا شاہد فاخری نے اپنی تقریر میں توجہ دلائی ہے۔ معاشی عذر نہایت نامعقول نظر آنے لگتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے کہا:۔

"وہ گائیں جن کو آپ خود غیر نفع بخش (ان اکنامک) کہتے ہیں ان کے ذبیحہ کو بند کرنے میں کیا معاشی جواز ہے۔ اور بھینس جو گائے سے زیادہ دودھ دیتی ہے۔ اور گھی پیدا کرتی ہے۔ اس کے ذبیحہ پر پابندی نہ لگانے کی کیا وجہ ہے۔ ڈبوں میں بند گائے کے گوشت کے فروخت کی اجازت دینے سے یا ان گایوں کو جو متعدی بیماریوں کا شکار ہیں۔ مار دینے کی اجازت دے کر آپ اپنی پولیس کے ہاتھ میں ایسے اختیارات دے رہے ہیں۔ جن کے ذریعہ اصل مجرم تو آزاد رہیں گے۔ اور ناکردہ گناہ غریب مسلمان پکڑے جائیں گے۔"

یہاں سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ کہ بند ڈبوں میں گائے کے گوشت کو فروخت کرنے کی اجازت کیوں دی گئی ہے؟ کیا اس لئے کہ یہ بدیشی گایوں کا گوشت ہوتا ہے۔ اور یورپین ممالک سے آتا ہے۔ حالانکہ حقیقی وجہ ممانعت جیسا کہ مولانا نے فرمایا ہے۔ اکثریت کے مذہبی جذبات ہی ہیں۔ تو پھر گائے خواہ دنیا کے کسی خطہ میں ذبح ہو۔ کم از کم اس کا گوشت یو۔پی میں تو فروخت نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اگر اس سے مذہبی جذبات نہیں بھڑکتے۔ تو پھر پوشیدہ طور پر یو۔پی کی پابندیوں کے ساتھ اپنے ہی ملک میں ذبیحہ کیوں ممنوع قرار دیا جائے؟

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کیلئے متواتر دعائیں کرتے رہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک مکتوب گرامی میں اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ احباب حضور کی صحت کاملہ اور عاجلہ کے لیے متواتر دعائیں کرتے رہیں۔ احباب کو چاہیئے ایک دوسرے کو بھی حضور کی صحت کے لیے دعا کی تحریک کرتے رہیں۔ تا کہ اس طرح سے دوہرے ثواب کو حاصل کر سکیں یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان اور اس کا خاص فضل ہے۔ کہ اس نے جماعت کی تضرعات کو سنا اور حضور کو صحت عطا فرمائی۔ اب حضور کی صحت بفضلہ تعالیٰ تدریجاً ترقی کر رہی ہے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

درخواست ہائے دعاء

(۱) مکرم مخدوم نذیر احمد صاحب ایم۔ایس سی کافی عرصہ بعارضہ ٹی بی بیمار ہیں۔ اور اب بغرض علاج میو ہسپتال کے ٹی۔بی وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے دعا فرماویں۔

(۲) ڈاکٹر محمد حسین صاحب (ڈاکٹری بیچیاں ضلع گورداسپورہ والے) غلہ منڈی جڑانوالہ ضلع لائل پور کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اور بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (محمد سعید احمد جڑانوالہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی کراچی میں مصروفیات

از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ مقیم کراچی

۱۲ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے بالکل اچھی رہی۔ ظہر و عصر کی نمازیں حضور نے معمول کے مطابق جمع کر کے پڑھائیں۔ اور اس کے بعد نصف گھنٹہ تک حاضر الوقت احباب سے گفتگو فرماتے رہے۔ موضوع گفتگو زیادہ تر یورپ و امریکہ کی زرعی ترقی اور ہمارے ملک کی پیداوار کی حالت تھی۔ اس کے بعد حضور اندر تشریف لے گئے۔ اور بعض دفتری حسابات کا معائنہ فرمایا۔

۱۳ ستمبر۔ آج بھی حضور ظہر و عصر کی نمازوں میں تشریف لائے۔ سیٹھ اسماعیل آدم صاحب آج حضور کی ملاقات کے لئے تشریف لائے تھے۔ حضور ان کے ساتھ باتیں کرتے رہے۔ حضور بڑے ہشاش بشاش تھے۔

۱۴ ستمبر۔ آج مکرم مرزا مبارک احمد صاحب معہ اہل و عیال بحری جہاز کے ذریعہ کراچی وارد ہوئے۔ بندرگاہ پر بہت سے احباب ان کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ سامان وغیرہ کی پڑتال کے بعد وہ ظہر کے قریب کوٹھی میں تشریف لائے۔ آج ڈاکٹر عبید اللہ صاحب ہومیو پیتھ حضور کی ملاقات کے لئے آئے۔ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔

۱۵ ستمبر۔ آج حضور ہاکس بے تشریف لے گئے۔ کھانے اور ناشتہ کا انتظام جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے تھا۔ بعض مقامی شعراء نے وہاں اپنا کلام سنا کر حضور اور حاضرین مجلس کو محظوظ فرمایا۔ شام کے قریب حضور وہاں سے واپس تشریف لائے۔ باوجود سارا دن باہر رہنے کے حضور نے کوئی تھکان محسوس نہ کی۔ جب کوٹھی میں تشریف لائے۔ تو جماعت کے بعض دوستوں سے حضور نصف گھنٹہ تک کھڑے کھڑے گفتگو فرماتے رہے اور پھر اندر تشریف لے گئے۔

۱۶ ستمبر۔ آج پونے نو بجے کرنل شاہ چیف میڈیکل آفیسر کراچی حضور سے ملنے کے لئے تشریف لائے۔ آپ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سے سفر یورپ اور ڈاکٹروں کے معائنہ کے متعلق گفتگو کرتے رہے۔ اس کے بعد حضور سے بھی انہوں نے کافی دیر تک سفر کے حالات اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے متعلق گفتگو کی۔ جب ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے ان کو حضور کا معائنہ کرنے کے لئے کہا۔ تو انہوں نے مسکرا کر جواب دیا۔ کہ میں تندرست انسان کا کیا معائنہ کروں۔ حضور بالکل باصحت ہیں۔ اور حضور کو کوئی بیماری نہیں ہے۔

ڈیڑھ بجے کے قریب حضور خطبۂ جمعہ کے لئے احمدیہ ہال میں تشریف لے گئے۔ اور چالیس منٹ تک خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے اس امر پر زور دیا۔ کہ جماعت کو وقف کی تحریک میں حصہ لینا چاہیئے۔ اور ہر خاندان کو یہ عہد کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے خاندان کا کوئی نہ کوئی فرد ہمیشہ خدمتِ دین کے لئے وقف کرتے رہیں گے۔ حضور نے فرمایا۔ جو لوگ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے پیش کریں گے۔ وہ خدا تعالیٰ کے حضور مقبول ہوں گے۔ اور اس کی برکتوں سے اتنا حصہ پائیں گے۔ کہ بعد میں آنے والے ان برکات کا عشر عشیر بھی نہیں لے سکیں گے۔ کیونکہ الفضل للمتقدم فضیلت انہی کو ملتی ہے۔ جو نیکی اور قربانی کی راہوں میں سبقت اختیار کرتے ہیں۔ پس اپنے اندر دین کی خدمت کا احساس پیدا کرو۔ اور یہ سمجھ لو۔ کہ دنیا کی اصلاح تمہارے ساتھ وابستہ ہے۔ تمہیں اس وقت تک چین اور آرام سے نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ جب تک دنیا کو تم ہدایت کی طرف نہ لے آؤ۔ اگر تم دنیا کی ہدایت کے لئے بے چین رہو گے۔ تو میں یقین دلاتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کو بھی اس وقت تک چین نہیں آئے گا۔ جب تک وہ تمہاری بے چینی کو دور نہ کر لے۔

حضور نے یہ بھی بتایا۔ کہ مغرب اب اسلامی اصول کو ماننے کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس وقت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور انہیں اسلام کی طرف لائیں۔ جس کا طریق یہی ہے۔ کہ ہم اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرتے چلے جائیں۔ خطبہ کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کرائیں۔ اور پھر کوٹھی تشریف لے آئے۔ یہاں آنے کے بعد جماعت کے بعض احباب کو حضور نے شرف ملاقات بخشا۔ (۱۹ ستمبر کے الفضل میں حضور کے اس خطبہ کا خلاصہ شائع ہوا ہے)

۱۷ ستمبر۔ مسٹر چاوریہ جنرل منیجر سنٹرل بنک آف انڈیا کو آج حضور نے شرف ملاقات بخشا۔ اور مختلف امور پر ان سے باتیں کرتے رہے۔ ظہر و عصر کی نمازوں میں بھی حضور تشریف لائے۔ اور بعد نماز ۴۵ منٹ تک مجلس میں رونق افروز رہے۔ اس دوران میں مکرم مولوی عبد المالک خاں صاحب مبلغ سے باتیں کرتے رہے۔ بعض اور احباب بھی اس گفتگو میں شریک ہوئے۔

۱۸ ستمبر۔ آج صبح حضور مرزا رفیق بیگ صاحب دہلوی (جو حضور کے رشتہ داروں میں سے ہیں) کے مکان پر معہ سیدہ ام متین و سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ خاکسار بھی حضور کے ہمراہ تھا۔ مکرم مرزا رفیق بیگ صاحب کی اہلیہ گذشتہ دنوں وفات پا گئی ہیں۔ ان کے ہاں حضور تقریباً ایک گھنٹہ رہے۔ اس کے بعد ان کے بڑے بھائی مرزا سلیم بیگ صاحب کے ہاں تشریف لے گئے۔ تقریباً ایک بجے واپس تشریف لائے۔ اور چند احباب سے کھڑے کھڑے گفتگو فرماتے رہے۔

اتوار ہونے کی وجہ سے آج کثرت سے احباب جماعت تشریف لائے ہوئے تھے۔ اسی طرح مستورات بھی۔ حضور نے ظہر و عصر کی نماز جمع فرمائی۔ اور اس کے بعد سوا گھنٹہ تک مجلس میں رونق افروز رہے۔ چند دوست مشرقی بنگال سے ملنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ وہاں کی جماعت کے متعلق حضور ایدہ اللہ ان سے گفتگو فرماتے رہے۔ اس کے بعد حضور آرام کے لئے تشریف لے گئے۔

ہویدا صبحِ خنداں ہو گئی ہے آفتاب اُٹھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی یورپ سے تشریف آوری پر

عروسِ زندگی کے رُخ سے بالآخر نقاب اُٹھا
بصد انداز رعنائی کوئی عالی جناب اُٹھا

ترا اسمِ گرامی بچے بچے کی زباں پر ہے
ترا ذکرِ مبارک ہر زباں سے بے حساب اُٹھا

جہانِ زندگانی پر شبِ تاریک چھائی تھی
ہویدا صبحِ خنداں ہو گئی ہے آفتاب اُٹھا

تری آمد سراسر شادمانی ہے مسرت ہے
"مبارک ہو مبارک ہو" کا شورِ بے حساب اُٹھا

حقائق اور معارف کے خزانے کھُل گئے فوراً
جونہی لے کر تو اپنے ہاتھ میں اُمّ الکتاب اُٹھا

تری تشریف ارزانی کی جب ساعت قریب آئی
پئے تعظیم تیرا شوقِ بے ساماں شتاب اُٹھا

عبدالحمید خاں شوقی

لاہور مورخہ ۳۰ اگست ۵۵ء

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے!

محترم ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی رضی اللہ عنہ کی وفات پر

بزرگانِ سلسلہ اور بعض احباب جماعت کے تعزیتی پیغامات

قارئین کرام ۱۳ ستمبر ۱۹۵۵ء کے الفضل میں محترم ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی رضی اللہ عنہ کی وفات پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا رقم فرمودہ نوٹ مطالعہ فرما چکے ہیں۔ ان کی وفات پر دیگر بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی طرف سے بکثرت تعزیتی پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ جن میں آپ کے جوشِ تبلیغ دینی شاغل اور ادب میں بلند مقام پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ ان میں سے بعض پیغامات کے اقتباسات "ذکرِ خیر" کے طور پر ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کوہاٹ سے اپنے مکتوبِ گرامی میں تحریر فرماتی ہیں۔

"جناب ماسٹر صاحب مرحوم کی وفات کی خبر سے دل قلق ہوا ۔۔۔۔ میری لڑکی آصفہ (بیگم مرزا مبشر احمد) کو جس ہمدردی اور محبت و پیار سے انہوں نے پڑھایا ان کا وہ سلوک میرے پیش نظر اور دل پر نقش ہے۔ آصفہ کو ان کی وفات کا بہت صدمہ ہوا ہے۔

نیک نیت اور نیک طبع ہستی

بہت نیک نیت نیک طبع ہستی تھی۔ خدا تعالےٰ ان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور ان کی نسلوں کو ان کے لئے ذکرِ خیر اور زیادہ سے زیادہ بلندئ درجات کا موجب بناتا رہے۔ اللہ تعالےٰ ان پر بڑھتی ہوئی رحمت کا سایہ رکھے۔ اور ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

(مبارکہ) ۵ ستمبر ۱۹۵۵ء

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی حیدر آباد دکن

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اپنے مکتوب گرامی میں تحریر فرماتے ہیں:-

"میں ابھی فریش ہوں سخت قسم کی ڈاکٹری ہدایات ہیں۔ نہ بولوں نہ کوئی محنت کا کام کروں۔ آرام کروں اور آرام کروں معلوم نہیں آرام کیا چیز ہے وہ بظاہر موت میں نظر آتا ہے۔ ابھی ابھی الفضل آیا۔ شام کے سات بجے ہیں۔ کھولتے ہی عزیز مکرم آسان صاحب کے دار الخلد میں داخل ہونے کی خبر پڑھی۔ دل ہی تو ہے بیٹھ گیا۔ اور ان کو دلی کا عارضہ تھا وہ یاد آگیا۔ عرفی طریق پر میں تعزیت کے الفاظ استعمال کرتا۔ اس کے لئے صرف انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہوں۔ میں ان کی اولاد اور سارے خاندان کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ یہ اس بزرگ کا یوم وصال ہے۔ جو

عروسی بود نوبتِ ماتمت

کا مصداق تھا۔

اس کے جنتی اور اعلےٰ مقام قرب کا زندہ ثبوت موجود ہے۔ جس نے باقیات الصالحات میں اشاعتِ سلسلہ کے لئے اپنے چار بیٹوں کو وقف کر دیا۔ اور یہی سب سے بڑی تمنائے قلب سمجھی

اب دل بیٹھا جاتا ہے۔ زیادہ لکھنا چاہتا ہوں۔ ہمت باقی نہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے مقام قرب کو ہر آن بلند کرتا رہے گا۔ پس میں ان کے بہترین انجام اور باقیات الصالحات پر مبارکباد دیتا ہوں۔

خاکسار عرفانی از بستر علالت

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی آپ کے دینی شغف اور تبلیغ میں انہماک کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

تبلیغ کا انتہائی شغف

"ماسٹر آسان صاحب رضی اللہ عنہ سے میرے بھی تعلقات تھے۔ وہ مجھ سے محبت رکھتے۔ اور ہمیشہ خندہ پیشانی سے ملا کرتے ان کے کلام میں شگفتگی اور عجیب ملاحت تھی جب مجھے مرکز سے عزیز مکرم مولوی محمد نذیر صاحب قریشی ملتانی کی معیت میں ایک وفد کی صورت میں تبلیغی خدمات کے لئے دہلی بھیجا گیا۔ اور میں نے ایک عربی رسالہ معہ دو عربی نظموں کے لکھ کر شائع کیا۔ تو جناب ماسٹر آسان صاحب ان تبلیغی جہات میں اور رسائل اور اشتہارات کی اشاعت کے کام میں بہت ہی ممد و معاون ثابت ہوئے۔ اور انہیں دیسے ہی تبلیغ کا بے حد شغف تھا۔ غالباً ان کا اکثر وقت انہی مشاغل میں گزرتا۔ کہ کہیں احمدیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور کہیں مخالفین اور معترضین کے اعتراضات کا جواب دینے میں مصروف ہیں۔

اللھم اغفر لہ وارحمہ رفعہ اللہ فی الجنات العلیۃ الرفیعۃ وحفظ اولادہ وبارک فیھم وعلیھم ببرکاتہ البدیعۃ آمین

خاکسار غلام رسول راجیکی ربوہ

محترم قاضی محمد اسلم صاحب ۔ کراچی

محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب صدر شعبہ سائیکالوجی کراچی یونیورسٹی تحریر فرماتے ہیں:-

"کل کے اخبار میں سلسلہ کی ایک نہایت ہی نامور ہستی اور میرے ایک نہایت ہی مہربان اور محسن دوست کے انتقال کی خبر ملی۔ اللہ تعالےٰ ان کو جنت میں ایک نہایت ہی بلند مقام عطا کرے۔ اور ان کی زندگی ہم سب کے لئے ایک مشعل کا کام دے۔ آمین

نکتہ رس تقاریر

میں مرحوم ماسٹر صاحب کو قادیان کی مجلس مشاورت میں دور سے دیکھا کرتا تھا۔ آپ کی میٹھی زبان اور نکتہ رس تقریریں سنکر دل میں خواہش پیدا ہوا کرتی۔ کہ ان کو قریب سے دیکھوں۔ اور ان کی باتیں سنوں۔ اسکے بعد مجھے علی گڑھ اور دہلی جانے کا اتفاق ہونے لگا۔ ایک دفعہ ماسٹر صاحب نے خود ہی مجھے دعوت دے کر اپنے پاس بلوایا۔ اس کے بعد یہ سلسلہ جاری رہا۔ شاذ ہی مجھے دہلی جانے کا اتفاق ہوا ہو۔ اور انہیں اس کا علم ہو گیا ہو۔ اور پھر انہوں نے مجھے اپنے ہاں دعوت نہ دی ہو۔ میرے لئے یہ مجالس ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا باعث ہونے کے علاوہ نہایت درجہ دلچسپ اور لذیذ ہوتیں۔

دہلی کے ادبی دور کی آخری شمع

آپ کی عام گفتگو میں ایسی بے ساختہ ادبی خوبیاں ہوتیں کہ جی چاہتا کہ اسے لکھ لیا جائے۔ میں نے ان کے کئی مختصر افسانے ان کی اپنی زبان سے سنے۔ میں نے علی گڑھ کے زمانے میں دہلی کے مشہور داستان گو سے (جن کا نام اب مجھے یاد نہیں) داستانیں سنی ہیں۔ یہ لوگ ایک شاندار ماضی کی یادگار تھے۔ ماسٹر صاحب مرحوم میرے علم میں اس ادبی دور کی آخری شمع تھے۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں۔ کہ میں ماسٹر صاحب مرحوم کی مجلس میں شامل ہو کر ان کے علم و فن سے محظوظ ہوتا رہا ہوں۔ آپ کی ملاقات کا حلقہ وسیع تھا۔ تقسیم ملک کے بعد بھی آپ نے اپنے دوستانہ تعلقات قائم رکھے۔ اور اپنی خاص مجالس کا سلسلہ جاری رکھا۔

سلسلہ اور بزرگانِ سلسلہ سے محبت

سلسلہ احمدیہ اور سلسلہ کی شخصیتوں سے جو محبت اور عقیدت تھی۔ اس میں ایک کمال درجے کی سادگی تھی۔ اس کے اظہار کے لئے کسی تحریک کے منتظر نہ رہتے بلکہ جب بھی سلسلۂ کلام شروع ہوتا۔ تو یہ محبت آپ ہی ابل پڑتی۔

ہر عبد الشکور کنزے

ماسٹر صاحب مرحوم کئی ماہ ہمارے جرمن نومسلم بھائی عبد الشکور کنزے کو اردو پڑھاتے رہے۔ یہ اس زمانے کی بات ہے۔ جب کنزے صاحب نئے نئے آئے تھے۔ اور میرے پاس کچہری روڈ لاہور پر مقیم تھے۔ یہ عجیب زمانہ تھا۔ میری اور ماسٹر صاحب کی روز ملاقات ہوتی۔ کوئی نہ کوئی بات چل پڑتی۔ کنزے صاحب کو بھی وہ باتیں سمجھائی جاتیں۔ وہ بھی ان سے لطف اٹھاتے۔ جب کنزے صاحب کچھ لکھنا پڑھنا سیکھ گئے تو میں نے انہیں اقبال کی ایک نظم لکھ دی۔ جس میں انہوں نے تاروں کی مسلسل حرکت کا نقشہ کھینچا ہے۔ اور فلسفیانہ نکتہ اخذ کیا ہے۔ نظم کا پہلا شعر یہ ہے ؎

ڈرتے ڈرتے دمِ سحر سے
تارے کہنے لگے قمر سے

میں نے یہ نظم اس لئے منتخب کی کہ اس کا مضمون سادہ ہے۔ مصرعے چھوٹے ہیں وزن آسانی سے زبان قبول کر لیتی ہے۔ اور اقبال کا مرکزی فلسفہ اس میں آجاتا ہے۔ لیکن میں شرمندہ ہوا۔ ماسٹر صاحب مرحوم کی حساس طبیعت ایک سقم کو برداشت نہ کر سکی۔ آگے چلکر اقبال فرماتے ہیں۔

چلنے والے نکل گئے ہیں
جو ٹھہرے ذرا کچل گئے ہیں

ماسٹر صاحب نے فرمایا "کچل گئے ہیں" کہنے اقبال کا بڑا مقام ہے۔ لیکن زبان کا اتنا تصرف کچھ درست معلوم نہیں ہوتا۔

رشک کا سامان

آپ نے چار فرزندوں کو وقف کر کے سلسلے کی ایک بیش بہا خدمت ادا کی ہے۔ اور انہیں سربلند دیکھ کر اپنے لئے خوشی اور دوسروں کے لئے رشک کا سامان پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کے دوستوں، جاننے والوں اور محبت کرنے والوں کی دعائیں کو ان کے حق میں قبول فرمائے۔"

خاکسار محمد اسلم ۳۰ اگست ۱۹۵۵ء

محترم صفدر علی خانصاحب کراچی

پاکستان ریڈ کراس کے سیکرٹری جنرل محترم صفدر علی خانصاحب اپنے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:-

"مشرقی بنگال کے دورے سے واپس آکر قبلہ ماسٹر صاحب محترم کے سانحہ ارتحال کی خبر الفضل میں پڑھی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ۔

دینی مشاغل میں استغراق مرحوم کا وہ پر جوش زمانہ جو دہلی میں ہم نے دیکھا تھا۔ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ وہ نمازوں کا باجماعت اہتمام۔ پھر فجر کی نماز کے بعد درس قرآن مجید جو مرحوم اپنے گھر میں ہی ہم لوگوں کو دیا کرتے تھے۔ ہر اتوار کو بلاناغہ سائیکلوں پر صبح سے شام تک دہلی کے ملحقہ دیہات میں تبلیغ مندوم الاحدیہ کے اجلاسوں میں ان کی یادگار تقریریں یہ سب اور اسی قسم کے دیگر بے شمار دینی مشاغل جن میں مرحوم مستغرق رہا کرتے تھے ایک ایک کرکے آنکھوں کے سامنے پھر رہے ہیں۔

اپنی مخصوص صفات کے لحاظ سے منفرد انسان مجھ سے مرحوم خاص شفقت سے ملا کرتے تھے جب خاکسار جاپان میں تھا تو ایک فوجی افسر جو میرے دوست تھے رخصت پر ہندوستان جانے لگے۔ مجھ سے گھر والوں کے لئے کوئی پیغام وغیرہ پوچھا۔ میں نے جواب دیا گھر میں تو سب خیریت ہے۔ البتہ اگر دہلی جاؤ تو میرے ایک محترم بزرگ وہاں رہتے ہیں ماسٹر محمد حسن صاحب آسان ان کا نام ہے ان کو میرا سلام پہنچا دینا۔ چنانچہ وہ دہلی گئے میرا سلام ماسٹر صاحب مرحوم کو پہنچایا، جب واپس جاپان آئے تو کہنے لگے کہ اپنی مخصوص صفات اور مذہبی جذبہ کے لحاظ سے ماسٹر صاحب منفرد انسان ہیں۔ غرضیکہ مرحوم جس سے بھی ایک دفعہ ملتے اپنے مخصوص انداز میں اس پر بہت گہرا اثر ڈالتے۔ مجھے ان کی وفات پر بے حد صدمہ ہوا ہے اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

احقر صفدر علی خاں ۳ ستمبر ۱۹۵۵ء کراچی

مکرم اکرام اللہ صاحب ملتان چھاؤنی

مکرم اکرام اللہ صاحب ملتان چھاؤنی سے اپنے دلی رنج والم کا اظہار کرتے ہوئے ایک خط میں لکھتے ہیں:-

"آج کا الفضل یہ اندوہناک خبر لایا کہ ہمارے مکرم و محترم ماسٹر محمد حسن صاحب آسان اس جہانِ فانی سے انتقال فرگئے

اناللہ وانا الیہ راجعون

دینی ذوق وشوق۔ سخت قلق و رنج اور افسوس ہوا۔ دل حزیں ہے۔ مجھے ان کی دہلی کی مجلسیں، قلعہ معلیٰ کی زبان اور مقالہ پڑھنے کی نرالی اور یگانہ طرز کبھی نہیں بھولتی۔ بار بار ان کی تصویر آنکھوں کے سامنے پھرتی ہے میں برادرم صوفی غلام اللہ صاحب کے پاس چند دن کے لئے دہلی گیا ہوا تھا۔ محترم ماسٹر صاحب کے مکان پر صبح کی نماز ہوا کرتی تھی۔ بعد میں وہ درس قرآن مجید و تفسیر کبیر دیا کرتے تھے۔ بس وجد آجاتا تھا۔ بہت شفقت کے ساتھ عجب انداز میں گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ دینی ذوق و شوق کا عجب رنگ تھا۔ خدا تعالےٰ نے بھی ان کی دلی کیفیت کے مطابق معاملہ کیا اور نوازا یعنی یہ کہ ان کے بعض بیٹے غیر ممالک میں، خدمات جلیلہ پر فائز ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کو بیش از بیش ترقیات اور خدمتِ دین کے مواقع عطا فرمائے۔ آمین

مکرم نسیم سیفی صاحب لیگوس (نائیجیریا)

نائیجیریا (مغربی افریقہ) کے رئیس التبلیغ مکرم نسیم سیفی صاحب نے اپنے دلی رنج والم کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

"مجھے حضرت ماسٹر صاحب کو کسی قدر قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا تھا۔ جماعت میں بھی اور جماعت کے علاوہ بعض دیگر تقاریب میں بھی۔ مجھے ان کے قریب میٹرک کی مخصوص انداز میں گفتگو سننے کا بھی موقعہ ملا۔ اور ان کے دلچسپ مناظرے سننے کا بھی۔ میں نے ان کو جماعتی کاموں میں منہمک بھی دیکھا اور انفرادی طور پر لوگوں کی مدد کرتے ہوئے بھی دیکھا۔ میں نے ان کے مذہبی مضامین بھی پڑھے۔ اور ان کی اپنی زبان سے خواجہ محمد شفیع صاحب دہلوی کی مجالس میں ان کے ادبی مقالے بھی سنے ——— اس قرب اور عقیدت نے میرے غم کو زیادہ گہرا کر دیا ہے

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور ہم سب کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے

آمین والسلام نسیم سیفی از لیگوس

۱۳ ستمبر ۱۹۵۵ء

مکرم عبدالحمید صاحب آڈیٹر — لاہور

مکرم عبدالحمید صاحب آڈیٹر جن کے محترم آسان صاحب کے ساتھ ابتدائی ایام سے ہی نہایت گہرے دوستانہ تعلقات تھے اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں:-

ایک بہت بڑی خوبی محترم ماسٹر صاحب بڑی خوبیوں کے انسان تھے میرے اور ان کے قریباً پچاس سال کے دوستانہ تعلقات تھے اس لمبے عرصے میں کبھی کوئی رنجش نہیں ہوئی شروع سے لے کر آخر تک ایک جیسے دوستانہ تعلقات رہے۔ یہ بات اس زمانہ میں مفقود ہے۔ افسوس ہے کہ ان کے جنازہ میں بھی شریک نہ ہوسکا۔ ان کے حالاتِ زندگی الفضل میں ضرور شائع کریں۔ افسوس ہے۔ کہ پرانے دوست داغ مفارقت دیتے جارہے ہیں۔"

ملک صلاح الدین صاحب — قادیان

مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر ہفت روزہ "بدر" قادیان تحریر فرماتے ہیں:-

محترم ماسٹر محمد حسن صاحب کی وفات نہ صرف ان کے خاندان کے لئے بلکہ ساری جماعت کے لئے صدمہ کا موجب ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے۔ اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین وہ کیسی بزرگ ہستیاں تھیں۔ جن کی زیر تربیت نیک اور خادم دین اولاد پروان چڑھی۔ اللہ تعالےٰ ان کی اولاد کو بیش از بیش برکات سے حصہ وافر عطا کرے۔ اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

محترم ماسٹر صاحب کے مفصل حالات زندگی لکھ کر ارسال فرمائیں تاکہ رسالہ اصحاب احمد میں مع تصویر شائع کئے جاسکیں۔

ملک صلاح الدین قادیان

۷ ستمبر ۱۹۵۵ء

مکرم ثاقب زیروی صاحب — لاہور

مکرم ثاقب صاحب زیروی اپنے ایک مکتوب میں دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

بلیغ مبلغ محترم ماسٹر صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر میز پر پڑی ہوئی ہے اور مغموم دل ان کی زبان سے وہ قصہ سننے میں محو ہے۔ جو انہوں نے ایک دفعہ دہلی میں ایک دعوت پر ان دنوں سنایا تھا۔ جب سیدی و مولائی حضرت امیر المومنین متحدہ ہندوستان کی عبوری حکومت کی تشکیل میں مسلم لیگ کی امداد و اعانت کے لئے دہلی میں قیام فرما تھے۔ وہ کس طرح حلقہ بگوش مسیح موعودؑ ہوئے۔ پھر کس طرح رفتہ رفتہ اخلاص میں ترقی کی اور بالآخر جذبۂ ارادت کا یہ عالم ہو گیا کہ کوئی بات منہ سے ایسی نکلتی ہی نہ تھی۔ جس کا تان ذکر مسیح موعودؑ پر نہ ٹوٹے۔ افسوس کہ وہ بلیغ مبلغ آج نظروں سے اوجھل ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

احمدیت کے والہ و شیدا خدا جانے کتنا صبر آزما دور آگیا ہے کہ اطمینان کے سہارے اٹھتے چلے جارہے ہیں۔ گرد و پیش پر نظر دوڑا کر دیکھیں کتنے تناور درخت تھے احمدیت کے کبھی اور اب کتنے رہ گئے ہیں۔ مجھے ان سے دوہری عقیدت تھی اول اسلئے کہ وہ احمدیت کے والہ و شیدا تھے اور دوسرے اسلئے کہ وہ میرے ایک ایسے بھائی کے والد بزرگوار تھے۔ جن کی محبانہ دعاؤں نے میرا ہر حال میں ساتھ دیا ہے۔ اور اسی باعث آج دوہری اذیت تذبذب و ذہن پر مستولی ہے

ثاقب زیروی

۲۷ اگست ۱۹۵۵ء — لاہور

تاریخ وفات

(از محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل — لاہور)

الفضل میں خبر وفات حضرت آسان پڑھ کر صدمہ ہوا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون انا بفراقہ لمحزونون موصوف مجھ سے جب میں قادیان میں تھا بہت محبت رکھتے جلسہ سالانہ پر نہایت پرسوز لہجے میں جذبات انگیز نظم پڑھتے تو سامعین پر ایک کیف طاری ہوجاتا۔ ایک دفعہ تو بجوم جذبۂ شوق سے خود غش کھا کر گر پڑے رضی اللہ عنہ مسجد اقصیٰ سے آتے ہوئے راستے میں ملے تو میں نے سر پر پگڑی دیکھکر ان کی نزاکتِ طبع کا ایک قصہ یاد دلاتے ہوئے پوچھا یہ کیا؟ کہنے لگے بھئی ہر ملکے در کسے اب تو ہم پنجابی ہمارے مرشد و آقا بھی پنجابی ——— ما قبلہ راست کردیم آنسوئے کجکلاہے

قادیان میں اپنے بیٹوں کو ساتھ لے کر میرے مکان پر آئے اور ایک ایک کا تعارف کراتے ہوئے ان سب کے لئے حسناتِ دین و دنیا کی دعا کرنے کے لئے التجا کی

ایک تاریخ وفات ارتجالاً تیار ہو گئی ہے پیش کرتا ہوں

شنیدم کہ آسان رحلت نمود ۔ محمد حسن دہلوی اسم بود
خوشا مرد خوش گو و آزادہ رَو ۔ بہ زہد و ورع زیرِ چرخِ کبود
مہاجر کہ اولاد و مال و وطن ۔ نثارِ رہِ احمدیت نمود
دعا کردم اکملؔ کہ "مغفور بادا" ۔ ہمیں ست سالے بہ جنت ورود

۱۳۳۴ھ

زکوٰۃ

کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا وقف زندگی کا اہم مطالبہ

گذشتہ سے پیوستہ سال کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۸ دسمبر کو جماعت احمدیہ کو وقف زندگی کے بارہ میں فرمایا!

"اب خدا کی غیرت پھر جوش میں آئی ہے۔ اور خدا نے تم کو اور تم کو ہاں تم کو اس نوبت خانہ کی خدمت سپرد کر دی ہے"

"اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!!! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں"

"ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون کو اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور آسمان کے فرشتے بھی کانپ اٹھیں۔ تاکہ تمہاری دردناک آوازوں اور نعرہ ہائے تکبیر توحید کی وجہ سے خدا تعالےٰ آسمان سے زمین پر آ جائے اور زمین پر پھر آسمانی بادشاہت قائم ہو جائے"!

"اس غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا۔ اور اسی غرض کے لئے تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ آؤ! اور خدا کے سپاہیوں میں شامل ہو جاؤ!"

"آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تخت مسیح نے چھینا ہے۔ تم نے وہ تخت مسیح سے چھین کر محمد رسول اللہؐ کو دینا ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ پھر دنیا میں آسمانی بادشاہت قائم ہونی ہے"

"پس میرے پیچھے چلو۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں۔ خدا کہہ رہا ہے یہ میری آواز نہیں میں تمہیں خدا کی آواز کی طرف بلاتا ہوں۔ تم میری مانو! خدا تمہارے ساتھ ہو خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو! تا تم دنیا میں عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ"

اسی وقف زندگی کی غرض سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۶ ستمبر ۱۹۵۵ء کے خطبہ میں جو کراچی میں دیا۔ اس میں مغربی ممالک میں تبلیغ کے لئے وقف کی تحریک فرمائی۔ اور ان نوجوانوں کے لئے برکت کی دعا کی جو اس خدمت کے لئے پہل کر کے آگے آئیں۔

پس نوجوانوں کو اس وقف زندگی کی تحریک پر فوری اپنے آپ کو حضور کے پیش کر کے اپنے لئے زادِ راہ بنا لینا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے صدیوں کے بعد یہ موقعہ جماعت احمدیہ کو عطا فرمایا ہے۔ اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں اور نوجوان اپنے آپ کو وقف کر کے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعائیں لیں اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

فضلِ عمر سنا ہے تشریف لا رہے ہیں
سب نور ساتھ لے کر مرکز میں آ رہے ہیں
جاوید تم بھی جاؤ خوش آمدید کہنے
سب لوگ ان کی راہ میں آنکھیں بچھا رہے ہیں

(عبدالسمیع جاوید ربوہ)

محترم شیخ نذیر احمد صاحب مرحوم

جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی کے تمام دوستوں کو محترم شیخ نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت ہذا کے انتقال سے بہت صدمہ ہوا۔ چونکہ تجہیز و تکفین لاہور میں ہوئی تھی اور دوست نہیں شریک ہو سکے تھے۔ اس لئے بعد نماز جمعہ احباب نے نماز جنازہ غائب پڑھی۔

مرحوم معزز و ممتاز اور مخلص تھے۔ آپ کو سلسلہ کی خدمت کا بہت شوق تھا۔ جماعت کے ہر دوست سے ہمدردی اور محبت تھی۔ اور سب دوست دل سے آپ کی عزت کرتے تھے۔ آپ ہمیشہ سلسلہ کی خدمت کو اپنے ذاتی مفاد اور آرام پر ترجیح دیتے۔ چندوں وغیرہ کے سلسلے میں افراد جماعت کے پاس خود بھی تشریف لے جا کر کوشش کرتے اور مالی قربانی میں خود فراخدلی سے حصہ لیتے اور قربانی میں ایک خوشی محسوس کرتے۔ آپ کو تعمیر مسجد کی بہت خواہش تھی۔ اور اس کے لئے بہت کوشش بھی فرمائی مگر افسوس کہ زندگی نے وفا نہ کی۔

آپ اکثر باتوں باتوں میں اپنوں کو نصیحت اور غیروں کو تبلیغ کرتے۔ خوش مزاج اور ظریف الطبع بھی تھے۔ غرباء کی مدد کرتے۔ رفاہِ عام کے کاموں میں دلچسپی لیتے تھے جس کی وجہ سے ہر دل عزیز تھے۔ آپ کے پسماندگان میں ایک نوجوان لڑکا اور دو لڑکیاں ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کا خود حامی و ناصر ہو۔ اور صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

سرفراز علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی

ضروری اعلان برائے جماعت احمدیہ سرحد

جناب مکرم ناظر صاحب بیت المال کو آپ کی جماعت کا سالانہ بجٹ ۱۹۵۵ء کا نہیں پہنچا۔ یکم اپریل سے آج تک ۵ ½ ماہ گذر گئے۔ بذریعہ اعلان ہذا فوراً اپنا سالانہ بجٹ چندہ جات ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔

آئندہ کے واسطے یاد رکھیں اور نوٹ کر لیں کہ ہر سال کے آغاز میں بلا ناغہ سالانہ بجٹ آمد روانہ کرایا کریں اور مرکز کے یا صوبہ کے امیر۔ یاددہانی کے محتاج نہ ہوں۔ دین کے کام کو دنیا کے کاموں پر مقدم کرنا احمدیت ہے۔

اس اعلان کی مخاطب مندرجہ ذیل جماعتیں ہیں۔ انجمن ہائے احمدیہ:۔ ضلع ہزارہ — ایبٹ آباد۔ مانسہرہ۔ حویلیاں۔ بالاکوٹ ضلع مردان۔

— ضلع مردان:۔ مردان۔ اسماعیلہ۔ سرخ ڈھیری۔ ٹوپی

— ضلع پشاور:۔ پشاور، نوشہرہ۔ رسالپور۔ چارسدہ۔ ترنگ زئی۔ شیخ محمدی۔ اچینی پایاں۔

— ضلع کوہاٹ:۔ کوہاٹ۔ ٹل۔ پارہ چنار۔

— ضلع بنوں:۔ بنوں۔ سرائے نورنگ۔

— ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں:۔ ڈیرہ اسماعیل خاں۔ ٹانک

قاضی محمد یوسف امیر جماعتہائے احمدیہ سرحد

درخواستہائے دعا

(۱) میری بیوی دو ماہ سے بیمار ہے۔ ڈاکٹر انتڑیوں میں ورم تشخیص کرتے ہیں۔ احباب جماعت صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ سید حبیب اللہ شاہ جنرل مرچنٹ چک جھمرہ

(۲) مکرم میجر عبد الرحمٰن صاحب کو ایک حادثہ میں سخت چوٹیں آئی ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالستار خادم تا خدام الاحمدیہ نوشہرہ

(۳) میری بچی عزیزہ سعیدہ بیگم شدید کھانسی اور بخار سے بیمار ہے نیز عاجز بھی سخت مالی مشکلات سے دوچار ہے۔ بزرگان سلسلہ عزیزہ کی صحت یابی اور بندہ کی مشکلات دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد خاں احمدی گرسال ضلع جہلم

(۴) میرے والد ڈاکٹر بشیر احمد صاحب شاد کانپوری بہت دنوں سے بیمار ہیں۔ سخت تکلیف میں ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ظفر احمد بشیر فوٹوگرافر ۳۹ - ۲/۱۱ شارع فاطمہ جناح کوئٹہ

(۵) میرے لڑکے پرویز احمد نے الف۔ ایس۔ سی کا سپلیمنٹری امتحان دیا ہے۔ احباب اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں نیز میری لڑکی عذرا بیگم نشتر میڈیکل کالج میں داخل ہو گئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ وہ اپنا مکمل کورس ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کامیابی اور صحت کے ساتھ مکمل کر لے اور ہم سب کو خادم دین بنائے۔ آمین محمودہ بیگم

کاردار نیوزی لینڈ کے خلاف پاکستانی ٹیم کے کپتان ہوں گے

سلیکٹ کمیٹی نے تربیتی کیمپ کے لئے کھلاڑیوں کا اعلان کر دیا

کراچی ۲۲ ستمبر۔ پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ کی سلیکٹنگ کمیٹی نے کرکٹ کے تربیتی کیمپ میں شرکت کے لئے ۳۶ کھلاڑیوں کے ناموں کا اعلان کیا ہے۔ یہ کیمپ ۲۲ ستمبر سے کراچی میں شروع ہو گیا ہے۔ کراچی میں کیمپ ۲۴ ستمبر تک رہے گا۔ اس کے بعد اسے نیشنل سٹیڈیم میں منتقل کر دیا جائے گا۔

سلیکٹنگ کمیٹی نے عبدالحفیظ کاردار کو کپتان مقرر کیا ہے۔ انوار الٰہی۔ ایس۔ ڈی ہٹ۔ ایم۔ یوحق محمد سعید اور محمد اسلم کو تربیتی کیمپ میں شامل نہیں کیا گیا۔ اس مرتبہ بعض نئے کھلاڑی بھی شامل کئے گئے ہیں جو آفتاب سعید۔ اسلم خان۔ رشید۔ وہاب۔ اشفاق احمد۔ خورشید احمد۔ شیر محمد خان۔ شمشاد۔ اقبال قریشی شاہد قریشی۔ محمد منان۔ احسان الحق اور صغیر بیگ ہیں تربیتی کیمپ کے لئے جو کھلاڑی منتخب کئے گئے ہیں ان کے ناموں کی مکمل فہرست درج ذیل ہے۔

عبدالحفیظ کاردار (کپتان) فضل محمود (پنجاب) امتیاز احمد (سروسز) حنیف محمد (کراچی) خان محمد (بہاولپور) غزالی (سروسز) شجاع الدین (سروسز) وقار حسن (کراچی) علیم الدین۔ محمود حسین۔ اکرام الٰہی وزیر محمد (یہ سب کراچی سے ہیں) ۔ ذوالفقار احمد (بہاولپور) اشفاق احمد اور خورشید احمد (دونوں پنجاب سے ہیں) ۔ انیس محمد۔ عبدالرشید۔ اسلم خان آفتاب سعید اور عبدالوہاب (سب کراچی سے) ۔ اسرار علی (بہاولپور) شیر محمد خان (سرحد) دلی اور محسن (مشرقی پاکستان) میراں بخش۔ شمشاد۔ علیم۔ اقبال۔ ایم قریشی (سب سروسز سے) شاہد قریشی (بلوچستان) وسیم سقابسی اور محمد منان (سرحد) محمد امین۔ احسان الحق اور جعفر بیگ (پاکستان ریلویز) اور اکرام قریشی۔

سلطان محمود (پنجاب) اور نثار احمد (بہاولپور) اپنی بعض دوسری مصروفیات کی وجہ سے کھلاڑیوں کو تربیتی کیمپ میں شامل نہیں کیا گیا۔

تربیتی کیمپ کے خاتمہ پر پاکستانی ٹیم کا اعلان کر دیا جائے گا۔

ماسٹر تارا سنگھ صدر منتخب ہو گئے

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ ماسٹر تارا سنگھ کو متفقہ طور پر ... گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا متفقہ طور پر صدر منتخب کر لیا گیا ہے یہ انتخاب امرتسر میں کمیٹی کی انتظامیہ کے ایک اجلاس میں کیا گیا۔ کمیٹی نے پیپسو کے سابق وزیر اعظم سردار گیان سنگھ کا استعفیٰ بھی منظور کر لیا ہے۔ جنہیں ماسٹر تارا سنگھ کی نظر بندی کے دوران پربندھک کمیٹی کا صدر چنا گیا۔

پاکستانی طلبہ کی فیس میں کمی

کراچی ۲۲ ستمبر۔ برطانیہ کے ٹیکنیکل کالجوں میں آئندہ پاکستانی طلبہ سے وہی فیس وصول کی جایا کرے گی جو برطانوی طلبہ سے لی جاتی ہے۔ اس وقت ایک پاکستانی طالب علم کو سالانہ ۴۰۰ روپے سے زائد رقم بطور سالانہ فیس ادا کرنا پڑتی ہے۔ آئندہ غیر ملکیوں سے ۳۳ روپے سالانہ فیس وصول کی جایا کرے گی۔

ترکی نیٹو میں یقین رکھتا ہے

انقرہ ۲۲ ستمبر۔ ترکی کے وزیر اعظم نے امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس کو یقین دلایا ہے کہ ترکی شمالی اوقیانوسی تنظیم کے معاہدہ کے تحت رکن ممالک سے دوستی اور تعاون کی پالیسی میں یقین رکھتا ہے۔ اور وہ اس معاہدے کی شرائط اور بنیادی مقاصد سے کبھی منحرف نہیں ہو گا۔

مسٹر عدنان مندریس حالیہ ہنگاموں کے بعد ترکی اور یونان کے تعلقات کے بارے میں ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔

پاکستان اور جاپان کا تجارتی معاہدہ

کراچی ۲۲ ستمبر۔ پاکستان اور جاپان کے تجارتی معاہدے کی میعاد آئندہ سال جنوری تک بڑھا دی گئی ہے یہ معاہدہ اسی ماہ ختم ہونے والا تھا۔ لیکن اب دونوں حکومتوں نے اس کی میعاد ۱۳ جنوری تک بڑھا دی ہے۔ پاکستان جاپان کو روئی پٹ سن کھالیں اور چمڑا برآمد کرتا ہے اور جاپان سے سوتی کپڑا۔ لوہا اور فولاد۔ مصنوعی ریشم اور مشینری وغیرہ درآمد کرتا ہے۔

طویل تجربات کے بعد ایک مؤثر جراثیم کش دوا تیار کر لی گئی

لاہور ۲۲ ستمبر محکمہ زراعت نے ان تھک کوششوں اور طویل تجربات کے بعد ایک مؤثر جرم کش دوا تیار کی ہے۔ جو گنے کے کیڑے کی وبا سے نجات دلائے گی۔

گنے کے اس کیڑے کی وجہ سے جسے مقامی طور پر کیرڑی یا گراوان کہتے ہیں صوبے بھر میں گنے کی فصل کو تخمیناً دو کروڑ روپے سالانہ کا نقصان پہنچتا ہے۔ اس نئی جرم کش دوا کی دریافت سے پہلے انسداد کی بعض مشینی تدابیر اختیار کی جاتی تھیں۔ لیکن وہ نہ تو مناسب نہ ہی کفایت ہوتی تھیں۔ لہذا وہ کسانوں میں مقبول نہ ہو سکیں۔

گنے کے کیڑے کو ختم کرنے کے لئے کسی مؤثر ذریعے کی ضرورت ملک میں بری طرح سے محسوس کی جا رہی تھی۔ اندریں حالات محکمہ زراعت نے تازہ ترین جرم کش ادویہ کو آزمانا شروع کیا تاکہ اس کیڑے کی تباہ کاری سے نجات ہو بی۔ ایچ۔ سی۔ ڈی۔ ڈی۔ ٹی ایلڈرین آئیسوڈرین ڈائیلڈرین سے تجربات کئے گئے۔ ۱۹۵۴ء میں جامع تجربات کرنے کے بعد یہ پتہ چلا کہ ڈی۔ ڈی۔ ٹی اور بی ایچ سی کو ایک خاص نسبت سے پانی میں حل کر کے چھڑکنے سے اس کیڑے کا مؤثر طور پر انسداد ہو جاتا ہے

ان جرم کش ادویہ پر مزید کام ہو رہا ہے۔ اور اب تک جو نتائج نکلے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب محکمہ زراعت اس کیڑے سے نجات کا سستا طریقہ بتا سکتا ہے اور ان دریافتوں سے ملک میں گنے کی کاشت کے میدان میں ایک انقلاب پیدا ہونے کی توقع ہے۔

لائبریری کیلئے پانچ ہزار روپے کی کتب

لائلپور ۲۲ ستمبر۔ اطلاع مظہر ہے کہ لائلپور میونسپلٹی لائبریری جسے آج تک ریڈنگ روم کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ اس لائبریری کے لئے کتابیں خریدنے کے لئے پانچ ہزار روپے کی رقم مخصوص کر دی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں نومبر کے اس پورے عرصہ کے لئے ایک محافظ کتب خانہ ملازم رکھا جائے گا۔ جو لائبریری کا کام سنبھالے گا۔

اس وقت میونسپلٹی کے ریڈنگ روم چلا رہی ہے۔ جس میں ماہ رواں کے آخر تک مزید ریڈنگ رومز کا اضافہ کیا جائے گا۔

شاہ کمبوڈیا کی رسم تاجپوشی ملتوی

نیوم پن ۲۲ ستمبر ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کمبوڈیا کے شاہ نورودم سورامارٹ کی رسم تاجپوشی ملتوی کر دی گئی ہے۔ اب یہ رسم جنوری ۱۹۵۶ء میں منعقد کی جائے گی اعلان میں التوا کی کوئی وجہ نہیں بیان کی گئی۔

سمندر کی تہ میں تیل کی دریافت

نیویارک ۲۲ ستمبر۔ امریکہ کی ایک کمپنی نے خشکی سے دور سمندر کی تہ میں تیل دریافت کیا ہے یہ تیل لوئیزیانا سے ۲۵ میل دور خلیج میکسیکو میں ملا ہے۔ وہاں پانی کی گہرائی ۵۵ فٹ ہے آزمائش کے دوران روزانہ ۵۹۵ بیرل کی رفتار سے تیل نکالا گیا۔ یہ مقام حکومت نے تیل کمپنیوں کو ٹھیکے پر دیا ہے جو حکومت کو بھاری فیس اور کرایہ ادا کرتی ہیں۔ اب تک ۲ لاکھ ۷۰ ہزار ایکڑ کے رقبے میں ۲۳۵ ٹکڑے ٹھیکے پر دیئے گئے ہیں۔

کانسٹیبل کو ۵ سال قید سخت کی سزا

جھانسی ۲۲ ستمبر۔ ایڈیشنل سشن جج جھانسی نے کانسٹیبل رام اوتار سنگھ کو پولیس لائن سے رائفلوں اور کارتوسوں کی چوری کرنے پر پانچ سال قید سخت کی سزا دی ہے۔

اجیبر سنگھ۔ چھوٹے لال۔ بابو لال اور چھوٹے خان کو شہادت نہ ملنے پر بری کر دیا گیا ہے

پٹ سن کے کارخانے بند ہو جانے کا خطرہ

کانپور ۲۲ ستمبر۔ کانپور کے پٹ سن کے کارخانے بند ہو جانے کا سخت خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ کیونکہ پٹ سن کی سپلائی بہت کم ہے۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ بہار اور بنگال خریداری کے مرکزوں سے پٹ سن کو ریل گاڑیوں میں لانے میں دشواریاں پیش آ رہی ہیں۔

ایشیا میں چاول کی تجارت

عالمی ادارۂ خوراک کے ماہر کا بیان

بمبئی ۲۲ ستمبر۔ عالمی ادارہ خوراک و زراعت کے ایک ماہر نے کہا ہے کہ ایشیا میں چاول کی تجارت کم ہو جائے گی۔ اس ماہر نے مغربی دنیا میں چاول کی بڑھتی ہوئی کاشت کا ذکر کرتے ہوئے جزور ... کیا کہ جب تک چاول کی قیمتیں گندم کے مقابلے میں زیادہ رہیں گی۔ اس کی بین الایشیائی تجارت بہر حال گھٹتی جائے گی۔ کیونکہ بین الاقوامی منڈیوں میں گیہوں کی مانگ جارحانہ انداز سے بڑھتی جا رہی ہے۔

دستور یہ نے ریفرنڈم کرانے کی تجویز مسترد کردی

ایک یونٹ بل کی دوسری اور تیسری دفعات ترمیمی شکل میں منظور کرلی گئیں

کراچی ۲۳ ستمبر۔ دستور ساز اسمبلی نے کل ایک یونٹ بل کی دوسری اور تیسری دفعات ترمیمی شکل میں منظور کرلیں۔ ایک دفعہ میں گورنر جنرل کو مغربی پاکستان کو متحد کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ ایوان نے مغربی پاکستان کو علاقائی وفاق بنانے اور ایک یونٹ پر ریفرنڈم کرانے کی تجاویز مسترد کردیں۔ مخالف پارٹی کی طرف سے چار بار درائے شماری کا مطالبہ کیا گیا۔ اور چاروں مرتبہ اسے شکست ہوئی۔ موجودہ دستور ساز اسمبلی کی تاریخ میں کل اپوزیشن نے پہلی مرتبہ واک آوٹ کیا۔ انہوں نے مسٹر ابوالمنصور کی ترمیم پر رائے شماری کا مطالبہ کیا۔ لیکن سپیکر نے انکار کردیا۔ اس پر اپوزیشن ممبر واک آوٹ کر گئے۔ ملک نون اپوزیشن کے واحد ممبر تھے۔ جنہوں نے واک آوٹ نہیں کیا۔ اور ترمیم کے حق میں ووٹ دیا۔ اپوزیشن ممبر ووٹنگ کے بعد واپس آگئے۔ ایک یونٹ بل کے متحرک سردار امیر اعظم خان نے دفعہ دو میں چھ ترامیم منظور کرلیں۔ ان میں ایک ترمیم کا مقصد اس دفعہ کو خارج کرنا ہے۔ جس کے تحت مشرقی بنگال کا نام مشرقی پاکستان میں تبدیل کرنا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے یہ ترمیم بھی منظور کرلی۔ کہ کراچی کو دفعہ الف کے تحت مرکزی حکومت کی تحویل میں رکھا جائے۔ ترمیمی دفعہ کے تحت خاص علاقوں کو ایک یونٹ میں شامل کرنے سے پہلے گورنر جنرل کو وہاں کے عوام کی منظوری حاصل کرنا ہوگی۔ اب اس دفعہ کے تحت گورنر جنرل کے لئے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ پنجاب۔ سندھ۔ سرحد۔ بلوچستان۔ وفاقی دارالحکومت۔ بہاولپور۔ خیرپور۔ بلوچستان اور ریاستوں کو مغربی پاکستان کے ایک صوبہ میں متحد کریں۔ پہلے گورنر جنرل کو یہ اختیار حاصل تھا۔ لیکن ان کے لئے یہ ضروری

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

گڑ -/۲۰ تا -/۴۲ روپے۔ شکر -/۳۶ تا -/۳۰۔ چینی دیسی -/۴۰ تا -/۵۰ روپے تیل توریہ -/۵۴ تا -/۴۶ روپے۔ تیل بنولہ -/۵۶ روپے۔ تیل ناریل -/۱۲۰ روپے۔ تیل تلی -/۷۶ تا -/۷۸ روپے۔ مرچ سرخ -/۱۵ تا -/۴۰ روپے۔ کالی مرچ -/۵۲۰ روپے۔ الائچی ڈوڈہ -/۳۷۰ روپے۔ لونگ -/۵۲۵ روپے۔ الائچی خورد -/۶۲ روپے فی سیر۔ ہلدی -/۹۵ تا -/۲۱۵ روپے۔ نمک -/۸ روپے۔ دیسی گھی -/۱۲۰ تا -/۱۲۵ روپے۔

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۵۵ء کے صفحہ ۴ پر ایک فقرہ "حضرت مصلح موعود نے افتتاح کیا" کی بجائے غلطی سے "حضرت مسیح موعود نے افتتاح کیا" چھپ گیا ہے۔ اسی طرح ۲۱ ستمبر کے پرچے میں صفحہ ۲ پر جامعہ نصرت کے اعلان کے ضمن میں انٹرویو کے لئے "۲۹ اپریل" کی تاریخ شائع ہوگئی ہے۔ حالانکہ اصل تاریخ ۲۹ ستمبر ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

انصار اللہ کا پہلا سالانہ اجتماع پاکستان میں

زعماء صاحبان انصار اللہ کو ضروری اطلاع

جیسا کہ پیشتر ازیں بیرونی مجالس انصار اللہ سے مشورہ طلب کیا گیا تھا کہ انصار کا سالانہ اجتماع کب ہو۔ چنانچہ بیرونی آراء جو اس بارہ میں موصول ہوئی تھیں مرکزیہ مجلس انصار اللہ میں پیش ہوکر قرار پایا کہ فی الحال پاکستان میں پہلا انصار اللہ کا اجتماع۔ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقع پر بتاریخ ۲۸-۲۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو کیا جائے۔ اور آئندہ کے لئے انصار کے سالانہ اجتماع کے متعلق انصار کے اجتماع میں شامل ہونے والے نمائندوں میں معاملہ پیش کرکے مستقل فیصلہ کیا جائے۔ لہٰذا اس سال انصار کا پہلا سالانہ اجتماع ۲۸-۲۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو خدام کے اجتماع پر ہی کیا جاتا ہے۔

زعماء صاحبان انصار کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ براہ مہربانی اپنی مجالس انصار اللہ کی طرف سے ایک ایک نمائندہ اجتماع میں شمولیت کی غرض سے مرکز میں ضرور بھجوائیں۔ ایسے نمائندگان کو ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۵ء کی شام تک مرکز میں ضرور پہنچ جانا چاہیئے۔ کیونکہ اجتماع کا پروگرام ۲۸ اکتوبر ۵۵ء کو جمعہ کے روز صبح سے شروع ہوگا انصار کے اجتماع کا تفصیلی پروگرام بعد میں شائع ہوگا۔ زعماء صاحبان کو چاہیے کہ وہ بہت جلد اپنی مجالس کے نمائندگان تجویز کرکے۔ ان کے اسماء گرامی سے دفتر ہذا میں اطلاع بھجوادیں۔

بڑی بڑی شہری جماعتوں کی مجالس انصار اللہ کی طرف سے ضروری نہیں کہ ایک ہی نمائندہ مرکز میں بھجوایا جائے۔ جن شہر کی بڑی جماعتوں میں بہت سے اراکین انصار ہوں یا جس شہری جماعت کے متعدد حلقے ہوں جہاں پر ہر حلقہ وار مجالس انصار اللہ قائم ہیں۔ وہاں سے ایک سے زائد یا حلقہ وار مجالس کی طرف سے ایک ایک نمائندہ بھیجا جا سکتا ہے۔

نوٹ:۔ موسم کے لحاظ سے مناسب حال بستر ہر ایک نمائندہ کو ساتھ لانا ہوگا۔ یہاں پر صرف رہائش اور کھانے کا انتظام ہوگا۔

نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

جنگ میں فتح کسی کی نہیں ہوگی۔ برطانوی وزیر خارجہ کا اعلان

لنڈن ۲۳ ستمبر۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر میکمیلن نے کہا ہے کہ ایٹم اور ہائیڈروجن بم کے موجودہ زمانہ میں اگر جنگ ہوئی تو کسی ملک کو فتح حاصل نہیں ہوگی۔ البتہ انسانیت تباہ ہو کر رہ جائے گی۔ آپ نے کہا دنیا کا ہر مرد عورت اور بچہ جنگ کے خلاف ہے اور وہ امن کا خواہشمند ہے۔ یہی احساس ہے کہ جس سے روسی نظریہ میں تبدیلی ہوئی ہے۔ آپ نے ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال پر پابندی کو ناکافی قرار دیا اور کہا کہ جب تک مکمل کنٹرول اور نگرانی نہ ہو پابندی مؤثر ثابت نہیں ہوسکتی۔

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

"اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے"

اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمان اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں ان کے پتے روانہ فرمائیے پتے خوشخط ہوں۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

وبائی امراض سے ۲۰۱ ہلاک

کراچی ۲۳ ستمبر۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ۱۳ اگست ۵۵ء کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران ۲۰۱ افراد وبائی امراض سے ہلاک ہوگئے گذشتہ سال اسی عرصہ میں وبائی امراض سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۲۰۳ تھی۔

فرانس میں ریلوے ملازمین کی ہڑتال

پیرس ۲۳ ستمبر۔ فرانس میں ریلوے ملازمین کی ہڑتال جو گذشتہ دس دن سے جاری تھی کل اور بھی نازک صورت اختیار کر گئی جبکہ فرانس کے طول و عرض میں مختلف مقامات پر انجینئر اور سگنل مین بھی ہڑتال میں شریک ہوگئے۔ ہڑتال اجرتوں میں اضافہ کے لئے کی گئی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴